درس قرآن

# تراث رحمانی در فوائد قرآنی

محمد اسماعیل امین

قال تعالی: ﴿فأَزَلَّهُمَا الشَّيطٰنُ عَنهَا فَأخرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيه وَقُلنَا اهبِطُوا بَعضُكُم لِبَعضٍ عَدُوٌّ وَلَكُم فِي الاَرضِ مُستَقَرٌّ وَمَتَاعٌ اِلَى حِين ۝﴾(البقرۃ:٣٦) ''پھر شیطان نے ان دونوں ( آدم وحوا ) کو پھسلا کر لغزش میں مبتلا کر دیا پس انہیں اس ( نعمت وراحت ) سے نکلوا کر چھوڑا جس میں وہ تھے اور ہم نے کہا کہ اتر جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور ایک وقت مقرر تک تمہارے لئے زمین میں ٹھہرنا اور فائدہ اٹھانا ہے۔''

## آیت مبارکہ سے مستنبط فوائد:

**فائدہ نمبر(۱)** آیت مبارکہ میں اللہ کی نافرمانی اور گناہ کی بدانجامی پر واضح دلیل ہے۔کسی بھی گناہ کو حقیر نہیں جاننا چاہیے کیونکہ آدم علیہ السلام کے ایک گناہ نے اتنی بڑی نعمت کو نقمت میں بدل ڈالا۔(الجزائری) اور انسان کو ایسے اعمال سے بچنا چاہیے جو خالق کی ناراضگی کا سبب ہوں۔ان تمام کی حیثیت شجر ممنوعہ کی سی ہے۔(الفرقان)

حضرت ابراہیم بن ادہمؒ نے فرمایا ایک ہی دفعہ شجر ممنوعہ سے کھانے کی وجہ سے کتنی مصیبتوں اور پریشانیوں میں ہم مبتلا ہوئے ہیں۔(البغوی) فخر الدین رازی کہتے ہیں ان آیتوں میں انسان کے لئے تمام گناہوں سے بہت سارے پہلوؤں سے بڑی تحذیر وتنبیہ ہے۔یہ سوچنا چاہیے کہ ذرا سی لغزش پر حضرت آدم علیہ السلام کو کس قدر سزا ہوئی۔کسی شاعر نے کیا خوب کہا!

یا ناظرا بعینی راقد ۔۔۔ وشاهدا للأمر غير مشاهد
تصل الذنوب الى الذنوب وترتجى ۔۔۔ درج الجنان ونيل فوز العابد
أنسيت ربک حين أخرج آدما ۔۔۔ منها الى الدنيا بذنب واحد

''اے سوئے ہوئے آنکھوں سے ٹکٹکی باندھ کر دیکھنے والا اور حقیقی انجام سے بے خبر! تم گناہ پر گناہ کیے جاتے ہو اور عبادت گزار متقی جیسی کامیابی کے ساتھ جنت کے امیدوار بھی ہو! تو بھول گیا کہ تیرے رب نے تیرے باپ آدم کو ایک گناہ کی وجہ سے جنت سے دنیا میں نکال دیا۔

فتح الموصلی فرماتے ہیں ہم جنتی تھے،ابلیس کے بہکاوے میں آکر دنیا کی قید میں پھنس گئے۔اب سوائے رنج وغم کے یہاں ہمیں کیا ملتا ہے؟ اور یہ قید وبند اس وقت ٹوٹے گی جب ہم وہیں پہنچ جائیں جہاں سے نکالے گئے تھے۔

ان آیتوں میں تکبر، حرص اور حسد سے بھی ڈرایا گیا ہے۔ کیونکہ تکبر اور حسد نے شیطان کو ہلاک کیا۔ پھر حسد کی وجہ سے قابیل نے ہابیل کو قتل کیا اور حرص ولالچ نے آدم کو جنت سے نکلوادیا۔

**فائدہ نمبر (۲)** ابن عباس کے اثر سے معلوم ہوتا ہے کہ ابلیس نے حواء کو بہکایا اور حواء نے حضرت آدم کو یہ گناہ مزین کرکے دکھائی اسی لیے حواء کو حمل اور ولادت کی مشقت اور ماہواری کی سزا میں مبتلا کردیا گیا۔ جب حواء نے یہ خبر سنی تو چیخنے لگی۔ اس پر اللہ نے فرمایا تیری اور تیری بیٹیوں کی قسمت میں چیخنا ہی ہوگی۔ (**المستدرک وصححه الحاکم والذهبی**)

اس اثر کی تائید حضرت ابو ہریرہ کی حدیث سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بنی اسرائیل نہ ہوتے تو گوشت خراب نہ ہوتا، اگر حواء نہ ہوتی تو کوئی عورت اپنے شوہر سے خیانت نہ کرتی۔ (**صحیح البخاری رقم ۳۳۳۰**)

حافظ ابن حجر فرماتے ہیں یہاں حواء کی خیانت سے مراد ممنوعہ درخت سے کھانے کو مزین کرکے دکھانا ہے۔ اب کوئی بھی عورت اپنے شوہر سے ایسی خیانت کرنے سے نہیں بچے گی (الا ماشاء اللہ)۔ اور اس میں مردوں کے لئے ایک قسم کی تسلی بھی ہے کہ عورت کی طبیعت میں ٹیڑھا پن ہے☆ اور مرد کو بہکانے کی صفت ان کی بڑی اماں میں بھی تھی۔ پس مرد حضرات کو چاہئے کہ ان پر نرمی کریں۔ اگر ان سے بلا قصد یا نادر طور پر غلطی ہوجائے تو ان کی زیادہ ملامت نہ کریں۔ اس میں عورتوں کو اس طرح کے کاموں کی کھلی چھٹی دینا مقصود نہیں بلکہ انہیں اپنی خواہشات کو ضبط کرنے کی انتہائی محنت کرنا چاہئے۔ (**فتح الباری ۶/۴۵۳**)

**فائدہ نمبر: (۳)** حضرت ابو ہریرہ کی روایت میں اس دن کی تعیین بھی آئی ہے جس میں آدم کو جنت سے نکالا گیا،

---

☆ اس واقعے میں مرد کے لیے تسلی سے بڑھ کر تنبیہ ہے فرمان الٰہی ہے: ﴿**یأیها الذین امنوا ان من أزواجکم و أولادکم عدوالکم فاحذروهم وان تعفوا وتصفحوا وتغفروا فان الله غفور رحیم ☆ انما أموالکم وأولٰدکم فتنة والله عنده أجر عظیم** ☆﴾ (**التغابن: ۱۴، ۱۵**) ''ایماندارو! بے شک تمہاری جوروؤں اور اولاد میں سے بعض تمہارے لیے (دشمن کا کردار ادا کرتی) ہیں پس ان سے محتاط رہو۔ اور اگر تم درگزر کرو اور ٹال دو اور معاف کردو تو یقیناً اللہ تعالیٰ نہایت بخشنے والا بڑا مہربان ہے۔ تمہارے مال اور اولاد تمہارے لیے نری آزمائش ہیں اور اللہ ہی کے پاس بڑا اجر ہے۔''

فرمان نبوی ہے: (**المرأة کالضلع ان أقمتها کسرتها وان استمتعت بها استمتعت بها وفیها عوج**) (**بخاری: نکاح باب ۷۹ باب المداراة مع النساء ح: ۵۱۸۴، ۹/۱۶۰**) ''عورت پسلی کی مانند ہے، اگر تو اسے سیدھی کرنے لگو تو اسے توڑ دو گے اور اگر اس سے فائدہ اٹھاؤ تو اس کی ٹیڑھ پنی کے باوجود اس سے استفادہ کروگے۔''

ان نصوص شرعیہ کا تقاضا یہ ہے کہ مرد کو زن مرید نہیں بننا چاہیے، بلکہ زنانہ حربوں پر مردانہ وار ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا اور ساتھ ہی صنف نازک کے ساتھ رواداری سے بھی پیش آنا چاہیے۔ (ابو محمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے۔ اسی روز آدم کو پیدا کیا گیا اور اسی دن جنت میں داخل کیا گیا اور وہاں سے نکالا بھی گیا۔ (صحیح مسلم ، کتاب الجمعة رقم : ۸۵۴)

**فائدہ نمبر: (۴)** آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوا حضرت آدم کو شیطان کی دشمنی کے بارے میں متنبہ کرنے کے باوجود ان سے غلطی ہوگئی حالانکہ انبیاء علیہم السلام گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔ جمہور علمائے امت کے نزدیک انبیاء تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے معصوم ہوتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کو لوگوں کا مقتدا بنا کر بھیجا جاتا ہے، اگر ان سے بھی گناہ سرزد ہو جائے تو ان سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ اسی لئے علماء نے اس طرح کے واقعات کو جن میں انبیاء کرام کی غلطیوں کا تذکرہ ہوا، ان کے سہو ونسیان یا اجتہادی غلطی پر محمول کیا ہے۔ پھر قابل توجہ بات یہ ہے کہ بھول چوک کی غلطی بھی ان کے ذاتی افعال اور اعمال میں ہوئی ہے نہ کہ تبلیغی امور میں۔ اسی ضمن میں اللہ نے فرمایا ﴿فنسی آدم ولم نجد له عزما﴾ ''آدم بھول گئے تھے اور ہم نے اس میں (نافرمانی کا) ارادہ نہیں پایا۔'' عصمت انبیاء کا مطلب یہ ہے کہ اگر انبیاء سے غلطی یا خطا سرزد ہو تو معاف کر دی جاتی ہے اور اگر کوئی قابل تلافی معاملہ ہو تو بذریعہ وحی اس کی تلافی کردی جاتی ہے۔ (القرطبی، معارف القرآن، تفسیر کیلانی) مزید مسئلہ (عصمت انبیاء) کی تفصیلی بحث کے لئے تفسیر قرطبی عند قولہ تعالی ﴿یا آدم اسکن انت وزوجک الجنة﴾ کا مطالعہ فرمائیں۔

**فائدہ: (۵)** آیت مبارکہ میں ﴿اهبطوا﴾ سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کسی بلند جگہ پر واقع ہے۔ جیسا کہ ھبوط کا معنی گزر چکا ہے۔ (ابن العثیمین)

**فائدہ: (۶)** کیا وہ جنت جس میں آدم علیہ السلام کو داخل کیا گیا تھا وہی جنة الخلد ہے؟ اس میں علماء کے دو قول ہیں دونوں نے بہت سارے ادلہ پیش کیے ہیں، جنہیں حافظ ابن القیم نے اپنی کتاب (مفتاح دار السعادة) میں مفصلا ذکر فرمایا ہے۔ یہاں چند سطور میں اس کی تلخیص بیان ہوگی:

پہلا قول: آخرت کی جنت وہ جنت نہیں جس سے آدم کو نکالا گیا۔ تھا ان کے دلائل میں سے درج ذیل اہم ہیں:

۱۔ اللہ نے آخرت کی جنت کو جنة الخلد، دار القرار، دار السلام اور دار الجزاء وغیرہ سے موسوم کیا ہے جب کہ جس جنت سے آدم کو نکالا گیا اس میں وہ آفت سے دوچار ہوئے اور وہ اس کے لئے دار ابتلاء بن گئی یہی جنۃ الخلد ہوتی تو آدم کو ابلیس کے جھوٹ سے دھوکا نہ ہوتا۔ (هل أدلک علی شجرة الخلد وملک لایبلی)

۲۔ اللہ نے آخرت کی جنت سے تکلیف اور لغو و گناہ کی نفی کی ہے۔ جب کہ آدم نے جنت میں جھوٹ کی بات سنی۔

۳۔ اگر یہی جنة الخلد ہو جو کہ انتہائی پاکیزہ جگہ ہے، تو ابلیس ملعون اور اس کا خبیث وسوسہ کیسے داخل ہوا؟

دوسرا قول: یہ قول عوام اور خواص میں مشہور ہے کہ یہ وہی جنة الخلد تھی جس کا متقین سے وعدہ کیا گیا ہے۔ بہت سارے سلف کی بھی یہی رائے ہے۔ ان کے دلائل میں سے بعض درج ذیل ہیں:

ا۔ حدیث شفاعت میں صراحت ہے کہ جب لوگ آدم علیہ السلام کے پاس جا کر ان سے جنت کا دروازہ کھولنے کی شفاعت کے لیے کہیں گے تو آدم جواب دے گا کہ تمہیں تو صرف تمہارے باپ کی غلطی نے جنت سے نکال دی تھی۔ اس سے معلوم ہوا کہ دونوں جنت ایک ہی ہے۔

۲۔ اسی طرح اللہ نے فرمایا (اهبطوا) جو کہ اوپر سے نیچے اترنے کو کہتے ہیں پھر فرمایا (ولكم في الارض مستقر) اس سے معلوم ہوا کہ یہ جنت زمین میں نہیں تھی جیسا کہ پہلے قول والے کہتے ہیں۔

۳۔ (اسكن انت وزوجك الجنة) میں (الجنة) معرف بالالف واللام ہے اور جنة الخلد کے علاوہ اور کوئی معروف جنت نہیں ہے۔ اور اہل السنة والجماعة کا یہ ایک مسلمہ عقیدہ بھی ہے کہ جنت اور جہنم پہلے سے تیار شدہ ہیں۔ جس کے بہت سارے ادلہ موجود ہیں۔

دوسرے قول والے پہلے قول والوں کے جواب میں کہتے ہیں کہ ان کا کہنا آخرت کی جنت جنة الخلد ہے دار القرار والسلام اور دار الجزاء ہے، یہ سب اپنی جگہ صحیح ہے۔ لیکن یہ سب اس وقت ہوگا جب مومن قیامت کے دن اس میں داخل ہوں گے۔ لیکن اللہ نے اپنی خاص حکمت سے آدم کو جنت میں پہلے داخل کیا، پھر اس کو نکالا تا کہ اسے دوبارہ اس میں جانے کا شوق پیدا ہو۔ اور ہمارے نبی ﷺ کو بھی اسراء ومعراج کے موقع پر جنت کی سیر کرائی گئی۔

۴۔ حضرت موسیٰ نے حضرت آدمؑ کو ملامت کرتے ہوئے فرمایا أنت أشقيت ذريتك وأخرجتهم من الجنة اس سے مراد وہی جنة الخلد ہے۔ اگر کوئی اور ہوتی تو آدم اس وقت کہہ دیتے۔ اسی قول کو شیخ الاسلام ابن تیمیہ، امام قرطبی وغیرہ نے راجح قرار دیتے ہوئے پہلے قول کی تردید کی ہے کہ پہلا قول اہل بدعت کی رائے ہے۔ اس مسئلہ کی تفصیل کے لیے (تفسیر قرطبی عند قوله تعالى (يادم اسكن انت وزوجك الجنة)، تفسير القاسمي، مفتاح دار السعادة ١/ ١٢٢ . ١٧٥، هادي الارواح الى بلاد الافراح) کا مطالعہ کیجیے۔

**فائدہ (۷)** ﴿بعضكم لبعض عدو﴾ سے ابلیس کا آدم کے ازلی دشمن ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ اس لئے اس نے آدم کو سبز باغ دکھا کر بڑا دھوکا دیا۔ جیسا کہ اللہ نے دوسری جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ اس سے ڈرایا ﴿يبني آدم لايفتننكم الشيطن كما أخرج أبويكم من الجنة﴾ ''اے بنی آدم جس طرح شیطان نے تمہارے ماں باپ کو فتنے میں مبتلا کیا، اس طرح تم اس کے دھوکے میں نہ آنا۔ مزید فرمایا: ﴿ان الشيطن لكم عدو فاتخذوه عدوا انمايدعو حزبه ليكونوا

من أصحاب السعير ﴾ "بے شک شیطان تمہارا دشمن ہے اس لئے تم اسے دشمن سمجھتے رہو، وہ تو اپنے گروہ کو بلاتا ہے تا کہ سب جہنمی ہو جائیں۔" اور اس نے اپنی انسانیت دشمنی کا اظہار اللہ کے سامنے اس وقت کیا جس وقت وہ ملعون ہوئے تھے اور اس نے قسمیں اٹھا کر بنی آدم کو گمراہ کرنے کا اظہار کیا۔ چنانچہ انہوں نے بنی آدم کو گمراہ کرنے کے لیے بے شمار راستے اور طریقے اختیار کر رکھے ہیں، جیسا کہ ارشاد ربانی ہے ﴿ و لاتتبعوا خطوات الشیطن ﴾ شیطانی مختلف وسوسوں اور حملوں کی پہچان الگ ایک موضوع ہے۔ اس پر علماء نے مستقل تصنیف کی ہے، ان میں سے مندرجہ ذیل کتابیں مشہور ہیں (اغاثة اللهفان من مصايد الشيطان لابن القيم اس کی تلخیص موارد الامان المنتقى من اغاثة اللفهان للشيخ على حسن عبد الحميد، تلبيس ابليس لابن الجوزی اس کی تلخیص بھی شیخ علی حسن نے کی ہے، المنتقى النفيس من تلبيس ابليس، تفليس ابليس لعز الدين عبد السلام) وغیرہ لائق مطالعہ ہیں۔

**فائدہ (۸):** ﴿ وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدو ﴾ کی ایک تفسیر کے مطابق یہاں باہمی دشمنی سے مراد اولاد آدم کے درمیان ہے۔ اور اولاد آدم کی باہمی عداوت سے والدین کا لطف زندگی بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی معنوی اور روحانی سزا ہے۔ (معارف القرآن) اولاد آدم کے درمیان دشمنی آدم علیہ السلام کے دو صلبی بیٹوں سے شروع ہوئی، یہاں تک قابیل نے ہابیل کو حسد کی بنیاد پر قتل کر دیا اور اس طرح بنی آدم پر حسد بڑے شیطانی حملے کی صورت اختیار کر گئی۔

**فائدہ (۹):** ﴿ ولكم فى الارض مستقر و متاع الى حين ﴾ سے یہ استنباط کیا جا سکتا ہے کہ انسان کی دنیاوی زندگی بسر کرنے کے لئے سب سے موزون جگہ یہی کرہ ارضی (زمین) ہے۔ جس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے ﴿ فيها تحيون وفيها تموتون ومنها تخرجون ﴾ مذکورہ نصوص کی روشنی میں ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر مکمل اعتماد کرنے والوں کی کوشش ناکام ہوگی جو یہ کہتے ہیں کہ انسان کسی زمانے میں کرہ ارضی چھوڑ کر کسی آسمانی سیارے پر زندگی بسر کر سکیں گے۔ (ابن العثیمین) اس کی مزید تائید خود انہی کے اعتراف سے ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ اوپر سیاروں پر رہنے کے لیے زمینی آکسیجن کی انتہائی ضرورت ہوتی ہے۔

**فائدہ (۱۰):** ﴿ ومتاع الى حين ﴾ "یعنی اس دنیا میں تمہیں صرف ایک وقت مقررہ کے لیے فائدہ اٹھانا ہوگا۔" اس میں بشریت کی مسلمہ حقیقت کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس میں کسی بھی انسان کے لیے دوام نہیں۔ جس کا فیصلہ اللہ نے آدم علیہ السلام کو اس وقت سنایا جب انہیں جنت سے نکالا تھا۔ یہاں سے امام ابن عطیہ ایک اور فائدے کی طرف اشارہ کرتے ہیں کہ اس میں آدم کے لئے ایک خوشخبری بھی مضمر ہے کہ وہ دنیا میں کچھ عرصہ رہ کر دوبارہ جنت میں جائیں گے، لیکن آدم کے علاوہ دوسروں کو یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ دنیا عارضی ہے اور اس کے بعد تم دار آخرت کی طرف منتقل ہوں گے۔ (ابن عطیہ)

لیکن آدم کے علاوہ تمام بشر کو بھی جنت میں جانے کے لئے آئندہ آنے والی آیتوں میں ان اصولوں اور ضوابط کی طرف اشارہ ہے جن پر چل کر انسان جنتی ہوسکتا ہے وگرنہ جہنم اس کا ٹھکانا ہوگا۔

**فائدہ (۱۱)**: شیخ عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ نے اپنی تفسیر (تیسیر القرآن) میں زیر تفسیر آیت کے تحت فرشتوں اور جنات کے متعلق ایک طویل بحث کی ہے جس میں ان کے مختلف اقسام بیان کیے ہیں اور منکرین وجود ملائکہ کی خوب تردید کی ہے۔

☆☆☆☆☆

# تبصرے کی میز پر

نام مجلہ ''دعوت اہلحدیث'' (ماہنامہ) خصوصی اشاعت ''دفاع حدیث'' نمبر اپریل 2008ء صفحات: 225

ملنے کا پتہ: تیسری منزل مرکزی جامع مسجد محمدی اہل حدیث پکا قلعہ چوک حیدرآباد سندھ

قرآن کریم اور حدیث نبوی کے درمیان رشتہ چولی دامن کا ہے۔ سنت نبوی کو مسترد کر کے بہت سارے تکالیف شرع سے جان چھڑانے کے لیے صحابہ کرام کے بعد کے دور سے آج تک نبوی پیشگوئی کے مطابق مختلف ناموں اور شکلوں میں بہت سے مکاتب فکر سرگرم عمل ہیں۔ لیکن (لکل فرعون موسی) کے مصداق سنت نبوی کے دفاع میں طائفہ ناجیہ پیش پیش ہے۔

ماہنامہ دعوت اہلحدیث اپریل کا شمارہ ''دفاع حدیث نمبر'' اپنے موضوع پر خصوصی شمارہ ہے۔ جس میں حجیت حدیث پر سیر حاصل مدلل بحث کی گئی ہے۔

اس موضوع پر مسلک اہلحدیث کی قدآور شخصیات نے قلم اٹھایا ہے۔ کتاب وسنت میں تفریق وتحریف، حدیث نبوی کا مقام، منکرین حدیث کا رد، افکار پرویز، دفاع حدیث اور علمائے حدیث، برصغیر میں فتنہ انکار حدیث وغیرہ مضامین اپنے مدعا پر کافی وشافی ہیں۔

ایک محب رسول ﷺ کے پاس ہر رنگ وبو کے حامل اس خصوصی نمبر کا ہونا ضروری ہے۔ بذریعہ ڈاک منگوانے والے احباب صرف مبلغ =/50 روپے منی آرڈر کر کے ''دفاع حدیث'' نمبر کے دو نسخے حاصل کر سکتے ہیں۔

تبصرہ نگار: (عبدالرحیم روزی)